پیغام

اکرام اللہ ساجد کیلانی

اے بیٹی!
اے بہن!
اے ماں!

کیا تو جانتی ہے تو کون ہے اور تیرا مقام کیا ہے؟

تُو قوم کی بیٹی ہے، قوم کی غیرت ہے، قوم کی عزت ہے، تیری رگوں میں مسلمان قوم کا مقدس خون دوڑ رہا ہے اور تو نے صدیوں تک خدا کی اس زمین پر اپنی قوم کی فتح و نصرت کے گیت گائے ہیں!

تُو وہ بہن ہے جس نے دمشق کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دیا تھا، محمد بن قاسم کی تلوار کو تُو نے بے نیام کیا تھا، سندھ تیری خاطر فتح ہوا تھا، لال قلعہ تیرے لئے تعمیر ہوا تھا اور مسلمان قوم تیری عصمت کی قسم کھا سکتی تھی۔

تُو وہ ماں ہے جس نے اپنا کمسن بچہ، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں تیروں کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور ڈھال پیش کیا، جس نے اپنے جگر گوشوں کی کمر میں خود تلوار باندھی اور یہ کہہ کر میدانِ جنگ کو رخصت کیا کہ اگر تم نے پیٹھ پر زخم کھایا تو تمہاری موت کے بعد بھی تمہارا چہرہ نہ دیکھوں گی، تُو وہ ماں ہے جس نے قتیبہ بن مسلم، طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی جیسے سورماؤں کو دودھ پلایا تھا، تو نے سومنات کے بت توڑنے والے مجاہد کو لوریاں دی تھیں اور تو نے ٹیپو جیسے شیر دل مجاہد کو جنم دیا تھا کہ دشمن جس کی موت کے بعد بھی اس کی لاش کے قریب جانے سے کتراتا تھا۔

لیکن آج . . .

آج تجھے سینما ہالوں میں، سڑکوں اور چوراہوں پر تماشہ بنا دیا گیا ہے، گلیوں اور بازاروں

میں ننگے منہ اور نیم برہنہ لباس میں پھرایا جارہا ہے ——— فلمی پرچوں اور گھٹیا رسالوں میں تجھے بے حجاب کیا جارہا ہے ——— تیری عزت و عصمت اور عفت کو ہوس پرستوں کے ہاتھ کا کھلونا بنایا جارہا ہے اور تو ہے کہ "آزادئ نسواں" کے فریب میں بنلا ، مرد کے دوش بدوش چلنے کی دھوکہ آمیز خواہش میں ، مرد کے اس ستم کا نشانہ بنتی جارہی ہے۔

تو کب تک اس فریب کا شکار رہے گی؟

خدا کے لئے ہوش میں آ ، اپنے تئیں پہچان اور ذرا سوچ کہ جب تو اپنے مقام سے گری تو تو نے ایسی اولاد کو جنم دیا جو آج تجھے سرتاپا "ماڈل" بناکر بازاروں میں پھرانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی ، جن کی غیرت مردہ ہوچکی ہے اور جسے تیری عزت ، تیرے مقام اور تیرے رتبہ کا ذرا بھی پاس نہیں ——— کیا یہ تیرے ہی دودھ کی تاثیر نہیں کہ تیرے بیٹے اولوالعزم مجاہد بننے کی بجائے ہیجڑے بنتے جارہے ہیں؟ کیا یہ تیری ہی گود کی تربیت کا نتیجہ نہیں کہ تیری بیٹیاں ڈانسر بننے میں فخر محسوس کرتی ہیں؟ ——— کیا تو اپنے ان بیٹوں سے یہ توقع رکھتی ہے کہ کل کو اگر خدانخواستہ کوئی آنکھ غلط انداز سے تیری طرف اٹھے تو یہ اسے پھوڑ ڈالیں ، کوئی ہاتھ تیری طرف اٹھے تو اسے کاٹ پھینکیں ، کوئی قدم تیری جانب بڑھے تو یہ اسے اپاہج بنا دیں ——— اور . . .

اور کیا تو اپنی بیٹیوں سے یہ امید رکھتی ہے کہ وہ ایسی اولادوں کو جنم دیں گی جو غیرت، شجاعت ، جرأت ، ہمت ، پاکبازی ، شرافت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انسانیت کی بہترین مثال ہوں؟

اے بیٹی!

مقدس قوم کے مقدس خون کی لاج رکھ!

اے بہن!

مسلمان قوم کی غیرت و عصمت پر آنچ نہ آنے دے۔

اے ماں!

اپنے بیٹوں کو یوں رسوا نہ کر کہ وہ دوسروں کے لئے سامانِ تضحیک بن جائیں!